عرب جمہوریہ مصر　　　　۲۱ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　۲۲ اپریل ۲۰۲۲ء

رمضان کا آخری عشرہ

اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر یہ رحمت ہے کہ اس نے رمضان المبارک کے آخری عشرے کو نیکیوں میں اضافے اور بھلائیوں میں سبقت لے جانے کا موسم بنایا ہے۔ کیوں کہ یہ طبیعی ہے کہ جب کوئی چیز ختم ہونے والی ہوتی ہے تو اس کے تعلق سے نفس میں چستی و پھرتی پیدا ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ ان مبارک اوقات کو غنیمت جانتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس عشرے میں جس طرح سے (عبادت میں) محنت کرتے تھے اس طرح سے کسی بھی عشرے میں نہیں کرتے تھے۔ اور آپ یہ بھی فرماتی ہیں کہ جب یہ (آخری عشرہ) آتا تو آپ راتوں میں جاگتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ان کے ساتھ مباشرت کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھتے۔

نبی ﷺ کی سچی اتباع اسی وقت ہوگی جب ہم اس آخری عشرے کی راتوں کو نماز اور تلاوتِ قرآن سے، ذکر واستغفار سے اور بھلائی کے راستوں میں خرچ کرکے آباد کریں۔ اور یہی صالحین و متقین کا راستہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: " تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ ٱلْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ (١٦) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ "" ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں (۱۶) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔ [سجدۃ: ۱۶،۱۷] ایک دوسرے مقام پر متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ (١٥) ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُواْ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ (١٦) كَانُواْ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (١٧) وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ "" بیشک تقوی والے

لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے (۱۵) ان کے رب نے جو کچھ انھیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکو کار تھے (۱۶) وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے (۱۷) اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے"۔[ذاریات:۱۵-۱۸] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: راتوں کو اٹھ کر عبادت کیا کرو کیوں کہ یہ تم سے پہلے جو نیک لوگ تھے ان کا طریقہ ہے، اور اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، گناہوں سے ڈھال اور برائیوں سے کفارہ ہے، اور اس میں جسمانی امراض سے بھی شفا ہے۔

اور جب رمضان کا پورا مہینہ ہی جہنم سے آزادی پانے کا مہینہ ہے، اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالی لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ دیتا ہے، تو یہ ساری عنایتیں اس آخری عشرے میں تو بدرجۂ اولی ہوں گی! اور جب رب تعالی سحر کے وقت مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے تو یہ رحمت و مغفرت اس آخری عشرے میں تو بدرجۂ اولی ہو گی، کیوں کہ اس عشرے میں ایک ایسی رات ہے جس کو اللہ تعالی نے تمام راتوں پر فضیلت بخشی ہے اور وہ شب قدر ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو!

اس مبارک رات کو تمام راتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اللہ تعالی نے اسی رات میں ایک گراں قدر نبی پر، ایک گراں قدر فرشتے کے واسطے سے، ایک گراں قدر امت پر، ایک گراں قدر کتاب اتاری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ (١) وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ (٢) لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ (٣) تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٖ (٤) سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ" "یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا (۱) تو کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے؟ (۲) شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس (میں ہر کام) کے سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں (۴) یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔[سورۃ القدر] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے ایمان واخلاص کے ساتھ شب قدر میں عبادت کی تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اس بات کو بھی ہم بیان کرتے چلیں کہ دلوں کو جوڑنا اور دوایسے لوگوں میں صلح کروادینا جن کے درمیان دشمنی کی دیوار کھڑی ہو، نیک اعمال کے قبول ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور لڑنا جھگڑنا بہت سی برکتوں سے محرومی کا سبب ہے خاص کرکے ان مبارک راتوں میں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: میں تمھیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کی وجہ اس کا علم اٹھالیا گیا، امید ہے کہ تمھارے لیے بہتر ہی ہو گا! ایک دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، جو اس کی برکتوں سے محروم رہ گیا تو پھر وہ محروم ہی رہ گیا۔

برادرانِ اسلام!

ان مبارک شب وروز میں خیر واطاعت کے متعدد اور مختلف راستے ہیں، اس لیے ایک عاقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ اولویات میں ترتیب کا خیال رکھے، لہذا جس کا نفع عمومی ہو اس کو اس عمل پر مقدم رکھے جس کا نفع محدود ہو۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان دنوں میں صدقۂ فطر کا خاص خیال کرے اور کوشش کرے کہ عید سے پہلے ہی اسے نکال دے، تاکہ فقیر و مسکین اور یتیم ومحتاج کی زندگی کچھ بحال ہو سکے اور عید آنے سے پہلے ان کی ضرورتوں کا مداوی ہو سکے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اُس دن میں ان کو ہاتھ پھیلانے سے بے نیاز کر دو! صدقۂ فطر میں جو بھی اناج وغیرہ بنتا ہے اسی کے برابر اس کی مالی قیمت بھی نکال سکتے ہیں، بلکہ ہمارے سماج اور زمانے کو دیکھتے ہوئے یہی زیادہ بہتر ہے، کیوں کہ یہ فقیروں کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اس سے ان کی ضرورتیں زیادہ اچھی طرح پوری ہو سکتی ہیں۔

اسی طرح "فقہ اولویات" اس بات کا بھی تقاضہ کرتی ہے کہ فقیروں مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا اس بات سے کہیں افضل ہے کہ ایک سے زیادہ بار حج وعمرہ کیا جائے۔ کیوں کہ اول الذکر اعمال فرض عین یا فرض کفایہ کی منزل میں ہیں، اور آخر الذکر نفلی عمل ہے۔ اور بلا شبہ فرض اب چاہے وہ فرضِ عین ہو یا پھر فرضِ کفایہ، تمام نفلی اعمال پر مقدم ہے۔ وہیں دوسری طرف حاجت مندوں کی

حاجت روائی کرنے پر جو ثواب رکھا گیا ہے اس کی بات ہی تو کچھ اور ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ کے نزدیک سب زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب زیادہ نفع بخش ہو، اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل یہ ہے کہ کسی مومن کے دل کو خوش کر دو، یا اس سے کسی مصیبت کو دور کر دو، یا اس کا قرض اتار دو، یا پھر اس کی بھوک کا علاج کر دو۔ ایک دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے کسی مومن کی کوئی دنیا کی مصیبت دور کر دی تو اللہ تعالی اس کی روزِ قیامت کی مصیبت کو دور فرمادے گا۔

اے اللہ! ہمارے نماز و روزے کو قبول فرما اور ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!